كلمة المدير

استاذ المحدثین رحمۃ اللہ علیہ اور خدمتِ حدیث

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

الحمد للّٰہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ !

استاذ المحدثین، شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان (قدس اللہ سرہ) کی دینی وملی خدمات کا دائرہ اس قدر وسیع اور متنوع ہے کہ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ کہاں سے آغاز کیا جائے؟ بندہ کے ساتھ ان کی پدرانہ محبت وشفقت اور مربیانہ دستگیری ورہنمائی کا دورانیہ ۳۷ برس پر محیط ہے اس دوران بے شمار مواقع ایسے آئے جنھیں ''مزلۃ الاقدام'' کہا جا سکتا ہے مگر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی دور بینی وفراست اور شریعت مطہرہ پر استقامت وعزیمت نے ایسے تمام مواقع پر سنگ میل کا کام دیا اور اکابر کے طے کردہ خطوط اور منزل کو آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیا۔

ماہنامہ ''وفاق المدارس'' کے صفحات میں وقتاً فوقتاً حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے رشحات قلم نذر قارئین ہوتے رہے ہیں جن میں اگرچہ بعض معروضی حالات پر تھے مگر ان مخصوص حالات کے اسباب اور ان کے لیے تجویز کردہ علاج ایک مستقل اور دائمی حیثیت رکھتے ہیں۔

موجودہ شمارہ میں ملک کے سربرآوردہ علمائے کرام اور چوٹی کی شخصیات نے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی قومی ملی، علمی دینی، تدریسی، تالیفی اور تبلیغی خدمات کا اختصار وجامعیت کے ساتھ تذکرہ فرمایا ہے، جو بحمد اللہ آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی خدمتِ دین میں گزری تاہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تدریسی زندگی میں تدریس حدیث کا شعبہ نہایت ممتاز اور درخشاں ہے، حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تدریسی حدیث کا آغاز قیام پاکستان سے پہلے کا ہے، چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سال مفتاح العلوم جلال آبادِ (انڈیا) میں جامع ترمذی کا درس دیا۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مجموعی طور پر بتیس سال جامع ترمذی کا درس دیا، ''اتحاف الذکی'' کے نام سے

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دروس ترمذی کی جو پہلی جلد منظر عام پر آئی ہے اس کے مقدمہ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے:

"احقر نے جامع ترمذی ۳۲ مرتبہ پڑھائی، ایک سال مفتاح العلوم جلال آباد میں پڑھائی، اس کے بعد دارالعلوم کراچی میں دس سال پڑھائی، ایک سال جامعۃ العلوم الاسلامیہ (بنوری ٹاؤن) میں اور اس کے بعد سالہا سال تک جامعہ فاروقیہ میں پڑھائی۔ مفتی محمد رفیع عثمانی، مفتی محمد تقی عثمانی، (مولانا) حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ترمذی احقر کے پاس پڑھی، ایسے ہی مولانا محمد یاسین اور مفتی نصیر احمد نے جامع ترمذی مفتاح العلوم جلال آباد میں احقر سے پڑھی، یہاں چند خواص کے نام لکھے ہیں، وگرنہ پڑھنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے"۔ (الاتحاف الذکی ص ۴)

"اتحاف الذکی" کی پہلی جلد کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس میں تحقیق وتدقیق کے تمام ممکنہ تقاضوں کو پورا کیا گیا ہے، اس مختصر تحریر میں ان تمام خصوصیات کا احاطہ مشکل ہے، تاہم چند خصوصیات بالکل واضح ہیں، مثلاً امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا مکمل ترجمہ، حدیث الباب کی کتب حدیث خاص طور پر صحاح ستہ سے تخریج، سند میں مذکور رجال حدیث کا مختصر وجامع تعارف، اسنادی باریکیوں کی وضاحت، فقہی مذاہب، ان کے دلائل اور ترجیح الراجح احادیث مبارکہ اور مذاہب فقہاء کی تخریج میں ثانوی مراجع کی بجائے اصل مأخذ کا اہتمام، "وفی الباب" میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی اشارہ کردہ احادیث کی تخریج، حدیث کی تشریح میں علمی نکات کا ذکر، الفاظ حدیث کی لغوی تحقیقات کے لیے معتبر لغات حدیث جیسے النہایۃ الصحاح، مختار الصحاح، الفائق یا معتبر عربی لغات مثلاً تاج العروس، لسان العرب، المصباح المنیر وغیرہ سے استفادہ، تفصیلی مباحث اور طویل کلام کے بعد "خلاصہ کلام" کے عنوان سے چند جملوں میں پوری بحث کا نتیجہ، ایسی خصوصیات میں جو "اتحاف الذکی" کو ترمذی شریف کی دیگر اردو شروح میں امتیاز کے مقام پر فائز کرتی رہیں، اس پر کام جاری ہے، امید ہے کہ یہ علمی کام جلد پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

خدمت حدیث کے سلسلہ میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری عظیم خدمت "نفحات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح" کی صورت میں ہے، مشکوٰۃ شریف کی یہ اردو شرح اب تک چار جلدوں میں طبع ہو چکی ہیں، تحقیقی اعتبار سے اب تک مشکوٰۃ شریف کی جتنی شروح اردو زبان میں منظر عام پر آچکی ہیں ان میں سب سے فائق یہ شرح معلوم ہوتی ہے، کتاب کے شروع میں طویل مقدمۃ العلم ہے جو علم حدیث کے مکمل تعارف، تدوین حدیث کی تاریخ اور منکرین حدیث کے علمی تعاقب پر مشتمل ہے، اس شرح کے پیش لفظ میں خود حضرت شیخ

الحدیث رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے زمانہ طالب علمی ہی میں مجھے مشکوٰۃ شریف پڑھانے کا موقع ملا، دار العلوم دیوبند میں دورہ حدیث میں داخلہ لینے سے قبل بعض طلبہ کو یہ کتاب پڑھانے کی سعادت مجھے حاصل ہوئی اور پھر فراغت کے بعد دینی طویل تدریسی زندگی میں سالہا سال تک اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور توفیق سے مشکوٰۃ شریف پڑھانے کی سعادت حاصل رہی ہے اور اب بھی الحمدللہ اس کا ابتدائی حصہ کتاب العلم تک زیر تدریس رہتا ہے۔

دوران درس بعض طلبہ عموماً اساتذہ کی تقریر لکھنے کا اہتمام کرتے ہیں، میری مشکوٰۃ کی تقریر بھی مختلف طلبہ مختلف سالوں میں لکھتے رہے، مولانا قاضی عبدالخالق صاحب نے بھی پڑھنے کے زمانہ میں میرا درس مشکوٰۃ ضبط کیا تھا............ یہ تقریر الحمدللہ جامع بھی تھی اور مرتب بھی، اس میں حدیث کے طویل فنی مباحث کو جامع اور مرتب انداز میں پیش کیا گیا تھا، مشکوٰۃ شریف کی اس درسی تقریر کو کتابی شکل میں لانے کے لیے اہل علم کی طرف سے اصرار رہا لیکن ایک درسی تقریر کو تحقیق وتعلیق اور حوالہ جات کے بغیر شائع کرنے پر دل آمادہ نہیں تھا، پھر جب جامعہ فاروقیہ میں شعبہ تصنیف وتالیف قائم ہوا تو مشکوٰۃ شریف کی اس تقریر پر بھی تحقیق وتعلیق کا کام شروع کر دیا گیا............ امید یہی ہے کہ یہ تقریر موجودہ صورت میں طلبہ اور علماء کے لیے مفید ثابت ہوگی"۔

خدمت حدیث کے باب میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم ترین خدمت "کشف الباری عما فی صحیح البخاری" ہے جس کی بائیس جلدیں زیور طبع سے آراستہ ہو کر اہل علم وفضل سے خراج تحسین پا چکی ہیں۔

یہ کتاب حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے تقریری افادات پر مشتمل، مرتب ومحقق وہ بے مثال اور بے نظیر مجموعہ ہے جو ان شاء اللہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لیے تاقیامت صدقہ جاریہ ہے۔

ملک کے بزرگ اساتذۂ حدیث نے اس شرح کو نہ صرف پسند فرمایا ہے بلکہ اسے دیگر شروح کے مقابلہ میں فائق قرار دیا۔

دار العلوم حقانیہ کے شیخ الحدیث جناب مولانا مغفور اللہ صاحب دامت برکاتہم کا یہ قول معتمد ذرائع سے سننے میں آیا ہے کہ صحیح البخاری کے لیے "کشف الباری" کے بعد کسی اور شرح کو دیکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔